بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عہد انصاراللہ

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

میں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظامِ خلافت کی حفاظت کے لیے انشاء تعالیٰ آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا اور اس کے لیے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لیے ہمیشہ تیار رہوں گا نیز اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ

Belofte van Ansarullah

Ik beloof plechtig dat ik mij tot mijn laatste adem zal blijven inspannen voor de versteviging van Islam Ahmadiyyat en voor de handhaving van de instelling van Khilafat. Ik zal ook bereid zijn om de grootste opofferingen te maken voor deze zaak. Bovendien zal ik ook mijn nageslacht blijven aansporen om gehecht te blijven aan Khilafat-e-Ahmadiyya. Insh'Allah

Promesse Ansarullah

Je promets solennellement que je ferai tout et ce durant toute ma vie pour la propagation et la consolidation de l'Ahmadiyya en Islam et que je défendrai l'institution du Califat je n'hésiterai pas a offrir n'importe quel sacrifice pour cette cause. De plus j'encouragerai mes enfants à rester fermes et dédiés au Califat. Insha'Allah

نصاب برائے مجلس انصار اللہ بیلجیئم 2022ء

نمبر شمار	باب	فہرست عناوین	صفحہ نمبر
01	حفظِ قرآن کریم	قرآن کریم کی آخری دس سورتیں	03
02	ترجمۃ القرآن کریم	قرآن مجید کی آخری پانچ سورتیں (سورۃ النصر تا سورۃ الناس)	05
03	نماز	نماز کی اہمیت و فرضیت اور دیگر مسائل	08
04	تسبیحات	نماز میں سلام پھیرنے کے بعد کی پُر معارف دعائیں	20
05	دعائیں	بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	22
06	مطالعہ کتب	دس دلائل ہستی باری تعالیٰ بصورت مختصر سوال و جواب	24
07	قصیدہ	القصیدہ فی مدح خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم از حضرت مسیح موعود علیہ السلام	30
08	منظوم کلام	درثمین، کلامِ محمود، کلامِ طاہر، دُرِ عدن، بخارِ دل سے چند منتخب اشعار	31
09	ہدایات	عناوین تقاریر اور قواعد و ضوابط برائے علمی مقابلہ جات	33

سورۃ الفیل

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلَمۡ تَرَ کَیۡفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصۡحٰبِ الۡفِیۡلِ ؕ﴿۱﴾ اَلَمۡ یَجۡعَلۡ کَیۡدَہُمۡ فِیۡ تَضۡلِیۡلٍ ۙ﴿۲﴾ وَّ اَرۡسَلَ عَلَیۡہِمۡ طَیۡرًا
اَبَابِیۡلَ ۙ﴿۳﴾ تَرۡمِیۡہِمۡ بِحِجَارَۃٍ مِّنۡ سِجِّیۡلٍ ۪ۙ﴿۴﴾ فَجَعَلَہُمۡ کَعَصۡفٍ مَّاۡکُوۡلٍ ٪﴿۵﴾

سورۃ القریش

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لِاِیۡلٰفِ قُرَیۡشٍ ۙ﴿۱﴾ اٖلٰفِہِمۡ رِحۡلَۃَ الشِّتَآءِ وَ الصَّیۡفِ ۚ﴿۲﴾ فَلۡیَعۡبُدُوۡا رَبَّ ہٰذَا الۡبَیۡتِ ۙ﴿۳﴾ الَّذِیۡۤ اَطۡعَمَہُمۡ مِّنۡ
جُوۡعٍ ۬ۙ وَّ اٰمَنَہُمۡ مِّنۡ خَوۡفٍ ٪﴿۴﴾

سورۃ الماعون

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ یُکَذِّبُ بِالدِّیۡنِ ؕ﴿۱﴾ فَذٰلِکَ الَّذِیۡ یَدُعُّ الۡیَتِیۡمَ ۙ﴿۲﴾ وَ لَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الۡمِسۡکِیۡنِ ؕ﴿۳﴾ فَوَیۡلٌ
لِّلۡمُصَلِّیۡنَ ۙ﴿۴﴾ الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنۡ صَلَاتِہِمۡ سَاہُوۡنَ ۙ﴿۵﴾ الَّذِیۡنَ ہُمۡ یُرَآءُوۡنَ ۙ﴿۶﴾ وَ یَمۡنَعُوۡنَ الۡمَاعُوۡنَ ٪﴿۷﴾

سورۃ الکوثر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّاۤ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ؕ﴿۱﴾ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَ انۡحَرۡ ؕ﴿۲﴾ اِنَّ شَانِئَکَ ہُوَ الۡاَبۡتَرُ ٪﴿۳﴾

سورۃ الکافرون

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱﴾ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲﴾ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ﴿۳﴾ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ﴿۴﴾
وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ﴿۵﴾ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ﴿۶﴾

سورۃ النصر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ﴿۱﴾ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ﴿۲﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ
وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴿۳﴾

سورۃ الاخلاص

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿۲﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ﴿۳﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾

سورۃ الهب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ﴿۱﴾ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ﴿۲﴾ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ﴿۳﴾ وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ
الْحَطَبِ ﴿۴﴾ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ﴿۵﴾

سورۃ الفلق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ﴿۴﴾

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

سورۃ الناس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۬ۙ الْخَنَّاسِ ۪ۙ﴿۴﴾ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ

فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾

ترجمۃ القرآن مجید۔ سورۃ الکافرون تا سورۃ الناس

سورۃ الکافرون

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے

قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ﴿۱﴾ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ﴿۲﴾ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۚ﴿۳﴾ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ﴿۴﴾

وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ؕ﴿۵﴾ لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَلِیَ دِیْنِ ﴿۶﴾

کہہ دے کہ اے کافرو! میں اُس کی عبادت نہیں کروں گا جس کی تم عبادت کرتے ہو۔ اور نہ تم اُس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ اور میں کبھی اُس کی عبادت کرنے والا نہیں بنوں گا جس کی تم نے عبادت کی ہے۔ اور نہ تم اُس کی عبادت کرنے

والے بنو گے جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین۔

سورۃ النصر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝٢ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝٣ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝٤

جب اللہ کی مدد اور فتح آئے گی۔ اور تُو لوگوں کو دیکھے گا کہ وہ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں۔ پس اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ (اس کی) تسبیح کر اور اُس سے مغفرت مانگ۔ یقیناً وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔

سورۃ الاخلاص

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝٢ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝٣ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝٤ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝٥

تُو کہہ دے کہ وہ اللہ ایک ہی ہے۔ اللہ بے احتیاج ہے۔ نہ اُس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔ اور اُس کا کبھی کوئی ہمسر نہیں ہوا۔

سورۃ الهب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝٢ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝٣ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝٤ وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝٥ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝٦

ابو لہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہوئے اور وہ بھی ہلاک ہو گیا۔ اُس کے کچھ کام نہ آیا اُس کا مال اور جو کچھ اُس نے کمایا۔ وہ ضرور ایک بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہو گا۔ اور اُس کی عورت بھی، اس حال میں کہ وہ بہت ایندھن اٹھائے ہوئے ہو گی۔ اس کی گردن میں کھجور کی چھال کا مضبوطی سے بٹا ہوا رسّہ ہو گا۔

سورۃ الفلق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿۲﴾ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ﴿۳﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ﴿۴﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

تُو کہہ دے کہ میں (چیزوں کو) پھاڑ کر (نئی چیز) پیدا کرنے والے ربّ کی پناہ مانگتا ہوں۔ اُس کے شر سے جو اس نے پیدا کیا۔ اور اندھیرا کرنے والے کے شر سے جب وہ چھا چکا ہو۔ اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کے شر سے۔ اور حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

سورۃ الناس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بِن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ﴿۳﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ﴿۴﴾ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾

تُو کہہ دے کہ میں انسانوں کے ربّ کی پناہ مانگتا ہوں۔ انسانوں کے بادشاہ کی۔ انسانوں کے معبود کی۔ بکثرت وسوسے پیدا کرنے والے کے شرّ سے، جو وسوسہ ڈال کر پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ وہ جو انسانوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔ (خواہ) وہ جنوں میں سے ہو (یعنی بڑے لوگوں میں سے) یا عوام الناس میں سے۔

نماز کی اہمیت و فرضیت اور اس کے دیگر مسائل

نماز کی فرضیت

نماز کی ادائیگی ہر مسلمان بالغ و عاقل پر فرض ہے۔ جہاں تک بچوں کا تعلق ہے عمر کے ایک خاص حصہ تک نماز ان پر فرض نہیں۔ تاہم شروع سے ہی اس امر کی انتہائی ضرورت ہے کہ ہم اپنے بچوں کو اس کی بابت توجہ دلاتے رہیں اور ان کی اس رنگ میں تربیت کریں کہ وہ از خود نماز کے عادی بن جائیں۔ سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ کے مطابق آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب بچے سات سال کی عمر کو پہنچ جائیں تو ان کو نماز کی طرف متوجہ کرنا شروع کرو اور جب 10 سال کی عمر تک پہنچ جائیں تو نماز ادا نہ کرنے پر سرزنش بھی کرو۔ تاہم اس حصہ عمر میں کوئی فرد یا حکومت یہ حق نہیں رکھتی کہ اُسے سختی سے نماز کی ادائیگی پر مجبور کرے۔ قرآن کریم میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بارہ میں مذکور ہے کہ آپ اپنے اہل خانہ کو نماز کی ادائیگی کی تلقین فرماتے رہتے تھے۔ یہ عام مشاہدہ کی بات جن گھروں میں والدین نماز کے عادی ہیں ان کے بچے بھی ان کی تقلید میں نماز کے عادی بن جاتے ہیں۔

جب بچے سات سال کی عمر کو پہنچیں تو انہیں باقاعدہ طریق کے مطابق ادا کرنے کی تلقین کی جائے اور صحیح طریقہ ادائیگی انہیں سمجھایا جائے اگر ممکن ہو تو انہیں اپنے ہمراہ مسجد لے جایا جائے۔ اس طرح نماز کی عادت ان میں راسخ ہوگی اور آئندہ نسلوں کی نمازیں محفوظ ہوں گی۔ والدین کا فرض ہے کہ 12-10 سال کی عمر تک پہنچ کر بھی بچہ نمازوں میں سستی کرے تو وہ کسی حد تک اپنے رویہ اس کے ساتھ سخت رکھیں۔ اپنے رویہ سے بچے کو اس بات کا احساس دلائیں کہ نماز نہ پڑھ کر اُس نے اچھا کام نہیں کیا۔ جب بچہ شعور کی عمر تک پہنچ جائے تو اُس پر واضح کرنا چاہیے کہ ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے اب اُس کا اور خدا کا معاملہ ہے۔

آنحضرت ﷺ بھی محبت، نرمی اور ہمدردی سے اپنے اہلِ خانہ کو نماز کی طرف متوجہ فرمایا کرتے تھے۔ روایات میں ہے کہ آپ ﷺ اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ اور اپنے داماد حضرت علیؓ کو فجر کی نماز کی ادائیگی کے لیے جگایا کرتے تھے۔

شرائطِ نماز

نماز کی ادائیگی کے لیے کچھ شرائط مقرر کی گئی ہیں جو حسبِ ذیل ہیں۔

1- نیّت نماز

2- وقت: نماز مقررہ اوقات میں ہی ادا کی جانی چاہیے۔ مگر بامر مجبوری مثلاً بھول جانے، بیماری، دشمن کے دباؤ کے باعث اپنے وقت پر نماز ادا نہ

کی جا سکے تو جب بھی موقع ملے یا یاد آئے نماز پڑھ لینی چاہیئے۔ آنحضرت ﷺ نے ایک صحابی کے استفسار پر فرمایا کہ ایسے علاقوں میں جہاں دن رات 24 گھنٹے سے زائد ہیں وہاں اوقاتِ نماز کا تعیّن ایک عام 24 گھنٹے کے دن کو فرض کر کے کر لیا جائے۔

3-طہارت:۔ جسمانی طہارت کے لیے مندرجہ ذیل امور مدِ نظر رہنے چاہئیں۔

I. جسم ہر قسم کی گندگی سے پاک وصاف ہونا چاہیئے۔

II. قضائے حاجت (پیشاب، پاخانہ) کے بعد پانی کے ساتھ صفائی کی جانی چاہیئے۔

III. ازدواجی تعلقات کے بعد نیز احتلام کی صورت میں غسلِ جنابت کے ذریعہ سے اپنے آپ کو پاک وصاف کرنا ضروری ہے۔

IV. عورتوں کے لیے ایّام ماہواری اور مدتِ نفاس کے اختتام پر غسل کرنا ضروری ہے۔

4-نماز کی جگہ پورے طور پر صاف اور پاک ہونی ضروری ہے۔ نماز کے دوران جسم مناسب طور پر ڈھکا ہوا ہونا چاہیئے۔

5-نماز کے لیے قبلہ رُخ ہونا یعنی خانہ کعبہ کی طرف منہ کرنا ضروری ہے۔ حالتِ سفر میں قبلہ رُخ معلوم نہ ہونے کی صورت میں کسی بھی سمت میں نماز پڑھنا جائز ہے۔

اقامت

نماز باجماعت پڑھانے کے لیے جب امام مقررہ جگہ پر پہنچ جائے تو اقامت کہی جاتی ہے۔ اقامت، اذان ہی کے مندرجہ ذیل کلمات پر مشتمل ہوتی ہے۔ صرف ایک فقرہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اذان کی نسبت زائد ہوتا ہے اور 2 دفعہ کہا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں اذان اور اقامت میں مندرجہ ذیل امور کا فرق ہوتا ہے۔

اذان باآواز بلند کہی جاتی ہے جب کہ اقامت عام دھیمی آواز میں۔

اقامت کے دوران ہاتھ بلند نہیں کیے جاتے جیسا کہ اذان میں ہاتھ کانوں سے چھوئے جاتے ہیں۔ چنانچہ اقامت میں ہاتھوں کو سیدھا کھلا چھوڑ دیا جاتا ہے۔

فجر کی اذان میں کہا جانے والا فقرہ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اقامت میں نہیں کہا جاتا۔

اِقامت روانی اور تیزی کے ساتھ کہنے کا ارشاد ہے اگرچہ مالکی فقہ کے مطابق اِقامت بھی اذان کی طرح ٹھہر ٹھہر کر کہنی چاہیئے۔

اِقامت کے دوران حَيَّ عَلَى الصَّلٰوة اور حَيَّ عَلَى الْفَلاَح کہتے ہوئے اذان کی طرح چہرہ دائیں اور بائیں نہیں پھیرا جاتا۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوة، حَيَّ عَلَى الْفَلاَح، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

ترجمہ:۔اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔نماز کی طرف آؤ۔ کامیابی کی طرف آؤ۔ نماز کھڑی ہوگئی، نماز کھڑی ہوگئی۔اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔اِقامت کہنے والا امام کے دائیں طرف کھڑا ہو، آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ اقامت کہنے کا اوّل حقدار اذان کہنے والا ہے (سنن ترمذی)۔ تاہم اُس کی اجازت سے یا اُس کی عدم موجودگی میں کوئی بھی دوسرا نمازی اِقامت کہہ سکتا ہے۔

نیت نماز

وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّ مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔

یقیناً میں نے اپنا رخ اس کی جانب کیا، جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، موحد ہو کر اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

ثناء

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ۔

پاک ہے تو اے اللہ! اپنی تعریف کے ساتھ اور بابرکت ہے تیرا نام اور بہت بلند ہے تیری شان اور نہیں کوئی معبود تیرے سوا۔

تعوّذ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی، شیطان دھتکارے ہوئے سے۔

سورۃ فاتحہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

ترجمہ:۔ تمام حمد اللہ ہی کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔ بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ جزا سزا کے دن کا مالک ہے۔ تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھے راستہ پر چلا۔ اُن لوگوں کے راستہ پر جن پر تُو نے انعام کیا۔ جن پر غضب نہیں کیا گیا اور جو گمراہ نہیں ہوئے۔

آمین

سورۃ فاتحہ مکمل ہونے پر باجماعت نماز میں تمام مقتدی آمین کہتے ہیں۔فقہ مالکیہ ، شافعیہ اور حنبلیہ کے نزدیک آمین بلند آواز سے کہنی چاہیئے جبکہ فقہ حنفیہ کے نزدیک دل میں کہنی چاہیئے۔دونوں عمل درست ہیں۔تاہم یہ احتیاط ضروری ہے کہ آمین اتنی اونچی آواز میں نہ کہی جائے کہ نمازی کی نماز سے توجہ ہٹ جائے۔اس کے بعد قرآن کا کوئی بھی حصہ پڑھا جائے۔

رکوع

اس کے بعد امام اللہ اکبر کہہ کر کھڑے ہونے کی حالت سے جھکنے کی حالت میں جاتا ہے ، اُسے رکوع کہتے ہیں۔رکوع میں اس طرح جھکتے ہیں کہ دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے ہوں ، کمر سیدھی اور نظر دونوں پاؤں کے درمیان رہے۔تمام مقتدی اس کی پیروی کرتے ہوئے رکوع میں جاتے ہیں۔اس موقع پر حسب ذیل تسبیح کم از کم تین بار پڑھی جائے اور زائد پڑھنے میں طاق یعنی پانچ یا سات مرتبہ کا خیال رکھا جائے۔

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمُ :۔یعنی پاک ہے میرا رب جو بڑی عظمت والا ہے۔

قومہ

رکوع کے بعد چند لمحوں کے لیے سیدھے کھڑے ہونے کو قومہ کہتے ہیں۔رکوع سے اُٹھتے وقت امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتا ہے اور مقتدی امام کی اقتدا میں بازو، رانوں کے ساتھ لگا کر سیدھے کھڑے ہوجاتے ہیں اور تسبیح و تحمید کے یہ کلمات زیرلب پڑھتے ہیں۔

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ :۔۔یعنی اے ہمارے رب !سب تعریف تیرے ہی لیے ہے ، بہت زیادہ تعریف جو پاک ہو اور جس میں برکت ہو۔

سجدہ

قومہ کے بعد امام اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں جاتا ہے اور مقتدی بھی اس کی پیروی کرتے ہیں۔ سجدہ میں کم از کم تین بار یہ تسبیح پڑھتے ہیں۔

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی یعنی پاک ہے میرا رب جو بہت شان والا ہے۔ سجدہ کرتے ہوئے پہلے اپنے گھٹنے زمین پر ٹیک کر اپنے ہاتھ زمین پر قبلہ رخ رکھ کر اس طرح سجدہ کریں کہ پیشانی اور ناک سجدہ گاہ سے لگے ہوئے ہوں۔دونوں کہنیاں زمین سے اُٹھی ہوئی اور پہلوؤں سے علیحدہ ہوں نیز پیٹ ران کے ساتھ لگا ہوا نہ ہو۔اس سلسلہ میں آنحضور ﷺ کا وہ ارشاد خاص طور پر مد نظر رکھنا چاہیئے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ سجدہ میں جاتے ہوئے اپنے ہاتھ آگے کی طرف پھیلایا نہ کرو کیونکہ اس طرح تو کتا بیٹھتا ہے۔(مسند احمد بن حنبل) سجدہ میں مسنون تسبیح کے بعد اپنی زبان میں بھی دعائیں کی جاسکتی ہیں۔آنحضرت ﷺ نے رکوع اور سجدہ میں قرآن کریم پڑھنے سے منع فرمایا ہوا ہے۔(صحیح مسلم ، کتاب الصلوٰۃ)

جِلسہ

پھر امام اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ سے اُٹھے، مقتدی بھی امام کی اقتدا میں اُٹھیں، سجدہ سے اُٹھتے ہوئے پہلے زمین پر سے سر اُٹھایا جائے پھر ہاتھ اور اس طرح بیٹھیں کہ دایاں پاؤں کھڑا ہو اور اس کی انگلیاں قبلہ رُخ ہوں جبکہ بایاں پاؤں بچھا ہوا ہو۔ اس دوران دونوں ہاتھ دونوں رانوں پر گھٹنوں کے نزدیک رکھے جائیں۔ سجدوں کے درمیان اس طرح بیٹھنے کو جِلسہ کہتے ہیں۔ اس موقع پر درج ذیل دعا پڑھیں۔

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَارْفَعْنِیْ:۔ ترجمہ: اے میرے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور میری رہنمائی کر، مجھے تندرستی دے اور میری اصلاح کر اور مجھے رزق عطا فرما اور مجھے رفعت عطا کر۔

اس کے بعد امام اللہ اکبر کہہ کر دوسرا سجدہ کرتا ہے پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سیدھا کھڑا ہو کر دوسری رکعت ادا کرتا ہے اور مقتدی اُس کی پیروی کرتے ہیں۔ سجدہ سے رکعت کے لیے اس طرح اُٹھیں کہ پہلے ہاتھ اُٹھائیں اور پھر گھٹنے۔ یاد رہے کہ صرف پہلی رکعت میں ثنا اور تعوذ کہا جاتا ہے باقی رکعات میں نہیں۔

قعدہ اور تشہد

دوسری رکعت کے سجدوں کے بعد اللہ اکبر کہہ کر جِلسہ میں بیٹھنے کی طرح بیٹھ جاتے ہیں اور تشہد پڑھتے ہیں۔ تشہد کے الفاظ یہ ہیں۔

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ ، اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

ہر قسم کے تحفے اللہ ہی کے لیے ہیں اور نمازیں اور پاکیزہ اعمال (بھی اسی کے لیے ہیں)، سلامتی ہو۔ آپ پر اے نبی کریم اور اللہ کی رحمت، اور اس کی برکتیں بھی، سلامتی ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

تشہد پڑھتے ہوئے شہادت کی اُنگلی سے اشارہ کرنا سنّت ہے۔ روایات میں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کا طریق تھا کہ آپ ﷺ دایاں ہاتھ گھٹنے کے قریب رکھتے اور شہادت کی اُنگلی اور انگوٹھے کے سوا باقی اُنگلیاں بند رکھتے اور اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھتے ہوئے شہادت کی اُنگلی اٹھائے رکھتے۔ جبکہ بائیں ہاتھ کی اُنگلیاں بائیں گھٹنے پر سیدھی رکھتے۔

درود شریف

تشہد کے بعد درود شریف پڑھا جاتا ہے۔ اگر نماز کی رکعات تین یا چار ہوں تو تشہد کے بعد کھڑے ہو کر پہلے کی طرح باقی دو رکعات ادا کی جاتی ہیں

اور تین رکعات کی صورت میں تیسری ورنہ چوتھی رکعت کے سجدوں کے بعد تشہد کے لیے بیٹھ کر مذکورہ بالا تشہد کے بعد درود شریف پڑھا جاتا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

ترجمہ: اے اللہ! محمد ﷺ پر رحمتیں نازل فرما اور آپ کی پیروی کرنے والوں پر بھی، جس طرح تو نے رحمتیں نازل فرمائیں ابراہیمؑ اور ابراہیمؑ کی آل پر یقیناً تو ہی تعریف کیا گیا، بزرگی والا ہے۔ اے اللہ تعالیٰ! برکتیں نازل فرما محمد ﷺ اور محمد ﷺ کے فرمانبرداروں پر، جس طرح تو نے برکتیں نازل فرمائیں ابراہیمؑ اور ابراہیمؑ کی آل پر یقیناً تو ہی تعریف کیا گیا ہے اور بڑی شان والا ہے۔

آنحضور ﷺ کی نسبت روایات میں آتا ہے کہ آپ نماز کے اس آخری حصہ میں مختلف دعائیں مانگا کرتے تھے۔ ان میں سے بعض درج ذیل ہیں۔۔۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ

ترجمہ: اے ہمارے ربّ! ہمیں اس دنیا میں ہر قسم کی بھلائی دے اور آخرت میں بھی ہر قسم کی بھلائی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

سلام پھیرنا

ان میں سے ایک یا ایک سے زائد دعائیں پڑھنے کے بعد امام دائیں طرف پھر بائیں طرف منہ کر کے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ (یعنی سلامتی ہو تم پر اور اللہ کی رحمتیں) کہتے ہوئے سلام پھیرتا ہے اور مقتدی بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔

نماز کے بعد کی دعائیں

نماز مجسم ذکرِ الٰہی ہے، تاہم اس کے ختم ہونے پر بھی تسبیح و تحمید اور دیگر دعاؤں کی صورت میں ذکرِ الٰہی جاری رہنا چاہیئے، جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ

فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ (النسا : 104) یعنی جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کا ذکر کیا کرو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل میں نماز کے بعد بھی آنحضور ﷺ سے مختلف دعائیں کرنا ثابت ہے۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نماز کے بعد کچھ دیر بیٹھے رہتے اور یہ دعا کرتے:۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ ترجمہ:۔ اے اللہ! تیرا نام سلام ہے اور تجھ سے ہی سلامتی ملتی ہے، اے جلال اور عزت والے! تو بہت برکت والا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ باب استحباب ذکر بعد الصلوٰۃ)

روایات کے مطابق آنحضور ﷺ اس موقع پر مزید جو دعائیں کرتے، اُن میں سے بعض یہ ہیں۔

1) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى کُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ۔

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کے لیے بادشاہت اور اُسی کے لیے ہر قسم کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر پورا پورا قادر ہے

2) اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ۔

اے میرے اللہ! کوئی روکنے والا نہیں ہے جو تو عطا کرے اور کوئی عطا نہیں کر سکتا جو تو روک دے اور فائدہ نہیں پہنچا سکتی تیرے مقابلہ میں کسی بزرگی والے کی بزرگی۔

3) اَللّٰهُمَّ أَعِنِّیْ عَلٰى ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ۔

اے اللہ! تو خود میری مدد فرما کہ میں تیرا ذکر و شکر بجا لا سکوں اور (مقبول) خوبصورت عبادت کی توفیق دے۔

4) سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

اے ہر قسم کی عزت والے رب! تو ہر قسم کے عیب سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں اور تمام رسولوں پر سلامتی ہو اور ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

(الترمزی، کتاب الصلوٰۃ، باب مایقول اذا سلم)

نمازِ وِتّر

وتر کے لغوی معنی طاق کے ہیں، اسلامی اصطلاح میں وتر اُن رکعات کو کہتے ہیں جو سنّتِ رسول ﷺ کے مطابق نمازِ عشاء کے بعد ادا کی جاتی ہیں۔ نمازِ وتر کی ادائیگی کا بہترین وقت نماز تہجد کی ادائیگی کے بعد ہے کیونکہ آنحضور ﷺ کا طریق تھا کہ تہجد کی آٹھ رکعات ادا کرنے کے بعد وتر کی تین رکعات ادا فرماتے۔ نماز وتر کی رکعات میں سورۃ الفاتحہ کے بعد علی الترتیب سورۃ الاعلیٰ، سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرنا مستحب ہے۔ تاہم یہ ضروری نہیں ہے۔ کوئی بھی دوسری سورت یا آیات تلاوت کی جاسکتی ہیں۔ نمازِ وتر کی تیسری رکعت میں رکوع کے بعد سیدھے کھڑے ہوکر حسبِ ذیل دعائے قنوت پڑھنی چاہیئے تاہم اگر یہ دعا سہواً نہ پڑھی جاسکے تو حرج نہیں ہے۔

دعائے قنوت

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَيْکَ وَنُثْنِیْ عَلَيْکَ الْخَيْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَ

نَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ ط اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ لَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعیٰ وَ نَحْفِدُ وَ نَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وِنَخْشٰی عَذَابَکَ ، اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌّ ط

ترجمہ:۔اے اللہ !ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے ہی بخشش مانگتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر ہی توکّل کرتے ہیں اور تیری ہی بہترین تعریف کرتے ہیں۔ تیرا شکر کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور قطع تعلق کرتے اور چھوڑ دیتے ہیں اُس کو جو تیرا نافرمان ہے ۔اے اللہ !ہم تیری ہی عبادت کرتے اور تیرے لیے ہی نماز پڑھتے ہیں۔اور تجھے سجدہ کرتے ہیں اور ہم تیری طرف دوڑ کے آتے اور خدمت کے لیے حاضر ہوتے ہیں اور اُمیدوار ہیں تیری رحمت کے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں، تیرا عذاب ضرور تیرے نافرمانوں کو پہنچنے والا ہے

سنن نماز

فرض اور واجب حصوں کے سوا نماز کے دوسرے حصے سنت یا مستحب ہوتے ہیں۔ نماز میں ان کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے اور کسی مجبوری کے سوا ان میں سے کوئی چھوڑنا نہیں چاہیئے لیکن اگر سنت یا مستحب حصہ رہ جائے تو سجدہ سہو کی ضرورت نہیں۔ سننِ نماز یہ ہیں۔

تکبیرِ تحریمہ کے وقت کانوں تک ہاتھ اٹھانا۔قیام کے دوران ہاتھ باندھنا۔ پہلی رکعت میں ثنا پڑھنا۔ سورۃ فاتحہ سے پہلے تعوذ پڑھنا۔ رکوع کرتے وقت تکبیر کہنا۔ رکوع میں کم از کم 3 دفعہ تسبیح کرنا۔ رکوع سے کھڑے ہو کر تحمید پڑھنا۔ سجدہ میں جاتے اور اُس سے اُٹھتے ہوئے تکبیر کہنا ۔ سجدہ میں کم از کم 3 دفعہ تسبیح پڑھنا۔ جِلسہ کے دوران دعا پڑھنا۔ تشہد میں شہادت کی انگلی اُٹھانا۔ آخری قعدہ کے دوران درود اور دیگر مسنون دعائیں پڑھنا۔ درمیانی قعدہ کے اور تیسری رکعت کے لیے اُٹھتے ہوئے تکبیر کہنا۔ فرض نماز میں تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۃ الفاتحہ پڑھنا۔ امام کا تکبیر اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اونچی آواز سے کہنا۔

مکروہاتِ نماز

یہ وہ باتیں ہیں جن کو ناپسند کیا جاتا ہے اور نماز کے وقار کے منافی سمجھا جاتا ہے۔ نماز ہمیشہ اس احساس کے ساتھ پڑھنی چاہیئے کہ نمازی اپنے مالک خدا کے حضور کھڑا ہے۔ چند ناپسندیدہ باتیں درج ذیل ہیں۔

کپڑوں سے اُلجھنا۔ ارد گرد یا آسمان کی طرف دیکھنا۔ آنکھیں بند کرنا۔ ننگے سر نماز پڑھنا۔ سجدہ میں پاؤں کی انگلیوں کا قبلہ رُخ نہ ہونا یا پاؤں زمین سے اُٹھا لینا۔ بھوکا ہونے کی حالت میں اس وقت نماز پڑھنا جبکہ کھانا چُنا جا چکا ہو۔ حوائج ضروریہ محسوس کرنے کے باوجود ان سے فارغ ہوئے بغیر نماز پڑھنا۔ قبرستان میں نماز پڑھنا جبکہ سامنے قبر ہو۔ انتہائی چُست لباس میں نماز پڑھنا کہ نماز میں تکلیف محسوس ہو۔ غیر مناسب جگہ نماز پڑھنا مثلاً اصطبل یا سَرِ بازار وغیرہ۔ ایک پاؤں پر وزن ڈال کر کھڑے ہونا یا کوئی غیر ضروری حرکت کرنا۔ کھلی جگہ پر سُترا کے بغیر نماز پڑھنا

(سُترا یعنی کوئی چیز نمازی کے سامنے بطورِ حدر کھی جاتی ہے تاکہ کوئی دوران نماز آگے سے نہ گذرے) اگر نماز کے دوران کوئی سلام کرے تو سر ہلا کر جواب دینا۔ کھانا کھانے کے بعد کلی کیے بغیر نماز پڑھنا۔ نماز میں بغیر کسی عذر کے سورتوں کی ترتیب کا لحاظ نہ رکھ کر تلاوت کرنا۔ یعنی پہلی رکعت میں بعد والی سورت اور دوسری رکعت میں پہلی والی سورۃ پڑھنا۔ سجدہ میں ماتھے کے نیچے ہاتھ رکھنا۔ سجدہ میں پیٹ ران پر رکھنا۔ سجدہ کے دوران بازو زمین پر بچھانا۔ رکوع یا سجدہ میں قرآنی آیات پڑھنا۔ امام سے پہلے حالت بدلنا (رکوع، سجدہ، قیام، قعدہ وغیرہ) بلا عذر دیوار یا کسی اور چیز کا سہارا لینا۔ صرف ایک طرف سلام پھیرنا۔ باوجود گنجائش کے ایک ہی کپڑا جسم پر لپیٹ کر نماز پڑھنا۔ تکبیرِ تحریمہ کہتے وقت کانوں سے بھی اوپر ہاتھ لے جانا۔

نوٹ:۔ اگر کوئی ضرر رساں کیڑا آجائے تو اسے ہٹانے یا مارنے کی اجازت ہے۔ جائے نماز صاف ستھری ہونی چاہیئے۔ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ نماز کے احترام کا خیال رکھے اور کسی طرح بھی زبان یا ہاتھ سے نمازی کی توجہ میں مخل نہ ہو۔ اسی لیے نمازی کے سامنے سے گذرنے کی بھی سخت ممانعت ہے۔

سجدہ سہو

نماز میں اگر کوئی ایسی غلطی سرزد ہو جس سے نماز میں شدید نقص پڑ جائے مثلاً کسی رُکن کی ترتیب بدل جائے یا کوئی واجب جیسے درمیانی قعدہ رہ جائے یا رکعتوں کی تعداد میں شک پڑ جائے تو اس غلطی کے تدارک کے لیے دو زائد سجدے کرنے ضروری ہیں، اِس کو سجدہ سہو کہتے ہیں۔ یعنی بُھول چُوک کے تدارک کا سجدہ، یہ دراصل دو سجدے ہوتے ہیں جو نماز کے آخری قعدہ میں تشہد، درود شریف اور دعاوں کے بعد کیے جاتے ہیں۔ جب آخری دعا ختم ہو جائے تو تکبیر کہہ کر دو سجدے کیے جائیں اور ان میں تسبیحات سجدہ پڑھی جائیں اس کے بعد بیٹھ کر سلام پھیرا جائے۔ سجدہ سہو کرنے سے دراصل اِس اقرار کی طرف اشارہ ہوتا ہے کہ بُھول چُوک اور ہر قسم کے نقص سے پاک صرف اللہ کی ذات ہے اور انسان بہت ہی کمزور ہے۔ اُس کی اِس غلطی سے درگذر فرمایا جائے اور اس کے بدنتائج سے اُسے بچایا جائے۔

غرض سجدہ سہو واجب کے ترک یا رُکن میں تاخیر کرنے سے ضروری ہو جاتا ہے۔ مثلاً اگر رکوع یا سجدہ بھول کر چھوٹ جائے تو نماز کے دوران جس موقع پر یاد آئے اُس رُکن کو ادا کرے اور آخری قعدہ میں تشہد اور درود شریف وغیرہ کے بعد اس تاخیر کے تدارک کے طور پر سجدہ سہو کرے اسی طرح واجب کے رہ جانے سے بھی سجدہ سہو ضروری ہو جاتا ہے مثلاً جن رکعتوں میں اونچی آواز سے قرأت کرنی تھی اُن میں اُونچی آواز سے نہ کی گئی ہو یا سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ یا سورۃ کا کوئی حصہ نہ پڑھا جا سکا ہو یا درمیانی قعدہ بھول گیا یا رکعتوں کی مقرر تعداد سے زائد رکعتیں پڑھ لیں تو ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہو گا اور سجدہ سہو کرنے سے اس کمی یا غلطی کا تدارک ہو جائے گا اور اس واجب کو ادا نہیں کیا جائے گا۔

اگر کوئی شخص یہ خیال کرکے کہ نماز پوری ہوچکی ہے سلام پھیر دے لیکن اس کے بعد اسے معلوم ہوجائے کہ رکعت یا رکعت کا کوئی حصہ رہ گیا تو پہلے وہ اس حصہ کو پورا کرے اس کے بعد تشہد وغیرہ پڑھ کر سجدہ سہو کرے۔اس طرح سے اس کی نماز مکمل ہوجائے گی۔

اسی طرح اگر رکعتوں کی تعداد میں شک پڑ جائے۔مثلاً یہ پتہ نہ چلے کہ ایک رکعت پڑھی ہے یا دو یا تین پڑھی ہیں تو کمی کے پہلو کو اختیار کیا جائے اور اس کے مطابق مزید رکعتیں پڑھی جائیں اس کے بعد نماز کے آخر سجدہ سہو کیا جائے۔

امام اگر ایسی غلطی کرے جس سے سجدہ سہو ضروری ہوجاتا ہے تو اس کے ساتھ مقتدیوں کے لیے بھی سجدہ سہو کرنا ضروری ہوگا۔لیکن اگر صرف مقتدی سے ایسی کوئی غلطی ہوئی ہو تو امام کی اتباع کی وجہ سے اس کی غلطی قابلِ مواخذہ نہیں ہوگی اور اس کے لیے سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا۔

نماز باجماعت

ایک حدیث مبارکہ کے مطابق باجماعت نماز اکیلے نماز ادا کرنے کی نسبت 27 ہزار گنا زیادہ اجر کا باعث ہے۔باجماعت نماز کی ادائیگی کے لیے امام ایک ایسے شخص کو مقرر کیا جائے جو متقی و پرہیز گار ہو اور دوسروں کی نسبت اُسے قرآن زیادہ یاد ہو۔خلیفہ وقت کی موجودگی میں بھی کسی دوسرے شخص کو امام الصلوٰۃ مقرر کیا جاسکتا ہے اور نظام کی طرف سے جو شخص بھی امام مقرر ہو اُس کی اقتدا کی جانی ضروری ہے خواہ کسی کے خیال میں وہ اس منصب کا اہل نہ بھی ہو۔حدیث میں ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا فرض نماز کا ایک مسلمان کی امامت میں ادا کرنا ازبس لازم ہے۔خواہ وہ امام نیک، پارسا ہو یا فاجر و گناہ گار حتّٰی کہ اُس سے کبائر گناہ بھی سرزد ہوئے ہوں۔(سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰۃ) کسی مجبوری کے باعث اگر نمازی صرف دو ہوں تو اُن میں سے ایک امام بنے گا اور وہ باجماعت نماز ادا کریں گے۔ایسی صورت میں وہ ایک ہی صف میں کھڑے ہوں گے اور مقتدی امام کے دائیں جانب کھڑا ہوگا۔اسی طرح گھر میں کوئی شخص نماز ادا کرتا ہے تو امامت کرے گا اور گھر میں موجود ایک محرم عورت امام کے بائیں جانب کھڑی ہوگی۔جبکہ ایک سے زائد عورتیں اُس مرد امام کے پیچھے صف بنائیں گی۔اگر دو آدمی نماز باجماعت ادا کررہے ہوں اور کوئی تیسرا آکر نماز میں شامل ہوتا ہے تو وہ امام کے بائیں جانب کھڑا ہوگا۔واضح رہے کہ اگر تین اشخاص نماز پڑھنے کا ارادہ کرتے ہیں تو ایک امام بنے گا جبکہ دیگر دو اشخاص پیچھے صف بنائیں گے۔البتہ استثنائی صورت میں امام زائد مقتدیوں کے باوجود ایک ہی صف میں کھڑا ہوسکتا ہے۔

چند قابل توجہ امور

پہلی صف میں نماز کی اہمیت کے حوالے سے آنحضرت ﷺ کے ایک فرمان کے مطابق پہلی صف میں نماز ادا کرنا زیادہ اجر کا باعث ہے۔حکمت کے اس فرمان میں یہ ہے کہ نماز کی ادائیگی کے لیے جو شخص پہلے آتا ہے اُس کو خدا سے تعلق کا زیادہ موقع ملتا ہے۔وہ تسبیح و تحمید کرتے ہوئے قربِ الٰہی حاصل کرسکتا ہے۔اس کے علاوہ آنحضرت ﷺ نے ہدایت فرمائی ہے کہ پہلی صف کو پہلے پورا کرکے دوسری صف بنائی

جائے۔ اگر کوئی شخص کھڑی نماز میں شامل ہوتا ہے تو وہ اُسی رکن نماز میں شامل ہو جائے جس رکن تک نماز ادا ہو چکی ہو۔ مثلاً اگر امام اور دیگر مقتدی حالتِ قیام میں ہیں تو بعد میں آنے والا بھی قیام میں شامل ہو سکتا ہے۔ وعلیٰ ہذا القیاس۔ جب امام سلام پھیر لے تو وہ باقی اپنی نماز پوری کرے۔ امام جب تک نماز ختم نہ کر لے اُس وقت تک مقتدی بیٹھا رہے جب سلام پھیر لیا جائے تو پھر اُٹھ کر باقی نماز پڑھے۔ رکوع کی حالت میں امام کے ساتھ شامل ہونے والے مقتدی کی رکعت مکمل سمجھی جائے گی۔

جب فرض نماز کھڑی ہو جائے تو سنت یا نوافل ادا نہیں کرنے چاہئیں بلکہ اگر نماز کھڑی ہونے سے کوئی نمازی پہلے نوافل یا سنتیں ادا کر رہا ہے تو وہ فوراً سلام پھیر کر جماعت میں شامل ہو جائے۔ نماز باجماعت میں دوڑ کر شامل ہونے کی بجائے وقار کے ساتھ چل کر ہی نماز میں شامل ہونا چاہیئے۔ اکٹھے نماز ادا کرنے کی صورت میں عورتیں وقار، مرتبہ اور عزت واحترام کی خاطر باجماعت نماز میں مردوں کے پیچھے صف بندی کریں گی تاکہ یکسوئی سے اپنی نماز ادا کر سکیں۔ زیادہ مناسب یہی ہے کہ عورتوں کے لیے اس وقت الگ کمرے کا انتظام ہو جہاں وہ آزادی وآسانی کے ساتھ نماز ادا کر سکیں۔

عورتیں مردوں کی امامت نہیں کرواسکتیں تاہم اگر صرف عورتیں اور بچے مقتدی ہوں تو عورت امامت کرواسکتی ہے۔ اگر عورتیں اپنی الگ باجماعت نماز ادا کر رہی ہوں تو اذان کہنا ضروری نہیں ہے۔ عورت امام، بالعموم الگ آگے صف میں کھڑی نہیں ہوتی بلکہ صف کے درمیان میں ہی کھڑی ہوتی ہے۔ دورانِ نماز اگر امام غلطی کرتا ہے یعنی اگر وہ سورت بھولتا ہے تو مقتدی بلند آواز میں پڑھ کر یاد دلا دے، اگر امام کوئی رکعت، سجدہ یا کوئی اور رکن بھولتا ہے تو مقتدیوں میں سے کوئی بلند آواز سے سبحان اللہ کہہ دے۔ اگر توجہ کے باوجود اگر اپنی غلطی سمجھ نہیں پارہا اور نماز جاری رکھتا ہے تو پھر تمام مقتدی امام کی پیروی کریں گے۔ نماز کے بعد کوئی امام کو اُس کی غلطی بتاتا ہے تو اس پر امام نمازیوں کے ساتھ سجدہ سہو کرے، پھر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر نماز ختم کی جائے۔ اگر کوئی خاتون مقتدیہ امام کو اُس کی غلطی کی طرف متوجہ کرنا چاہے تو بجائے سبحان اللہ کہنے کے دونوں ہاتھوں سے تالی بجائے۔ البتہ اگر امام عورت ہو تو سبحان اللہ کہہ کر اس کی غلطی پر توجہ دلائے۔ امام کو اس بات کا خیال کرنا چاہیئے کہ باجماعت نماز اتنی لمبی نہ پڑھائے کہ اکتاہٹ کا باعث بنے۔ اُسے یہ امر مدّ نظر رکھنا چاہیئے کہ مقتدیوں میں بوڑھے، بیمار اور کسی اہم مصروفیت کے لیے فوراً جانے والے بھی موجود ہو سکتے ہیں۔

نمازِ جمعہ

قرآن مجید اور احادیث و سنت نبی کریم ﷺ سے جمعہ کے فضائل کا علم ہوتا ہے۔ جمعہ کے روز خدا کی یاد اور اس کے ذکر میں اوقات صرف کرنا اُس کے افضال کو جذب کرنے کا بڑا ذریعہ ہے۔ جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے لیے جماعت شرط ہے اور اس کی ادائیگی تمام بالغ، تندرست، مرد مسلمانوں پر فرض ہے۔ خواہ وہ دو افراد ہی کیوں نہ ہوں البتہ معذور، نابینا، اپاہج، بیمار اور مسافر نیز خواتین کے لیے واجب نہیں۔

سورج ڈھلنے کے ساتھ ہی پہلی اذان دی جائے اور جب امام خطبہ پڑھنے کے لیے آئے تو دوسری اذان دی جائے۔ پھر امام کھڑے ہو کر تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حسب موقع ایسی زبان میں ضروری نصائح کرے جس کو لوگوں کی اکثریت سمجھتی ہو۔ دورانِ خطبہ بولنا منع ہے۔ آنحضرت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے دورانِ جمعہ کسی کو خاموش کرانے کے لیے بھی بولنا سخت ناپسند فرمایا ہے۔ خطبہ کے بعد چند لمحوں کے لیے امام خاموش ہو کر بیٹھ جائے۔ پھر کھڑے ہو کر مسنون خطبہ ثانیہ پڑھے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ. وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا. مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ عِبَادَاللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ اُذْكُرُوااللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُاللّٰهِ اَكْبَرُ۔

ترجمہ: ہر حمد اللہ کے لیے ہے، ہم اُس کی ہی تعریف کرتے ہیں اور اُسی سے مدد اور مغفرت کے طالب ہیں اور اُس پر ایمان لاتے اور توکل کرتے ہیں اور ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں اپنے نفس کے شرور اور اعمال کے بد نتائج سے۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ قرار دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اللہ کے بندو! اللہ تم پر رحم کرے۔ یقیناً اللہ حکم دیتا ہے۔ عدل کا اور احسان کا اور رشتہ داروں سے اچھے سلوک کا اور روکتا ہے بے حیائی، بری باتوں اور باغیانہ خیالوں سے وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تا تم نصیحت پکڑو۔ اللہ کو یاد کرو وہ تمہیں یاد کرے گا۔ اور اسے پکارو وہ تمہیں جواب دے گا اور اللہ کا ذکر کرنا سب سے بڑی (نعمت) ہے۔

خطبہ جمعہ کے بعد نماز ادا کی جاتی ہے۔ جو دو فرض رکعتوں پر مشتمل ہوتی ہیں۔ آنحضرت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نمازِ جمعہ کی پہلی رکعت میں بالعموم سورۃ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ الغاشیہ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ غیر معمولی مجبوری کی صورت میں امام وقت نماز جمعہ کی ان دو رکعات کی امامت کے لیے کسی اور کو بھی مقرر کر سکتے ہیں۔ فرض نماز سے قبل چار سنت بھی ادا کی جاتی ہیں۔ بعض مستند روایات کے مطابق دو سنت بھی ادا کی جاسکتی ہیں۔ خطبہ جمعہ سے قبل دو رکعات ادا کرنا لازم ہے خواہ جمعہ خطبہ شروع ہو چکا ہو۔ دورانِ جمعہ نماز دیر سے آنے والا نمازی امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر اپنی نماز مکمل کر سکتا ہے تاہم نماز میں شامل نہ ہونے کی صورت میں وہ صرف نماز ظہر ہی پڑھے گا۔

نماز عید الفطر

عید الفطر ہر سال رمضان المبارک کے فوراً بعد یکم شوال کو منائی جاتی ہے۔ نمازِ عید کے لیے جانے سے قبل نہا دھو کر حسبِ توفیق عمدہ لباس

پہننا، خوشبو لگانا اور ناشتہ کرنا سُنتِ رسول ﷺ ہے۔ نمازِ عید سے قبل فطرانہ ادا کرنا ضروری ہے جو ہر چھوٹے بڑے حتیٰ کہ نوزائیدہ بچے پر بھی فرض ہے۔ نمازِ عید کی دو رکعتیں ہیں۔ پہلی رکعت میں تکبیرِ تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھ کر ثنا پڑھی جائے پھر تعوذ سے پہلے امام سات تکبیریں یعنی اللہ اکبر بلند آواز سے کہے اور مقتدی آہستہ آہستہ آواز سے یہ تکبیرات کہیں۔ امام اور مقتدی سب تکبیرات کہتے ہوئے ہر تکبیر پر ہاتھ کانوں تک لے جا کر کھلے چھوڑ دیں۔ تکبیرات کے بعد ہاتھ باندھ لیں پھر امام تعوذ اور تسمیہ پڑھے، اس کے بعد سورۃ فاتحہ اور قرآن کریم کا کوئی حصہ تلاوت کر کے پہلی رکعت مکمل کرے۔ مقتدی امام کے پیچھے صرف سورۃ فاتحہ زیرِ لب پڑھیں اور قرآن کریم کا دوسرا حصہ صرف سنیں۔

پھر دوسری رکعت کے لیے اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھتے ہوئے ہی مزید پانچ تکبیریں پہلی رکعت کی تکبیرات کی طرح کہے اور پانچویں تکبیر کے بعد سب ہاتھ باندھ لیں اور امام سورۃ فاتحہ اور کسی سورۃ کی تلاوت بالجہر کر کے یہ رکعت بھی مکمل کرلے پھر اس دوسری رکعت کے مکمل ہونے تشہد، درود شریف اور مسنون دعاوں کے بعد سلام پھیرے اس کے بعد امام خطبہ پڑھے۔ نماز جمعہ کی طرح عید کے بھی دو خطبے ہوتے ہیں۔ خطبہ ثانیہ سے فارغ ہو کر امام اجتماعی دعا بھی کروائے۔

نماز عید الاضحیٰ

عید الاضحیہ ذوالحج مہینے کی دسویں تاریخ کو ہوتی ہے۔ اسے بڑی یا قربانی عید کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی قربانی و فرمانبرداری کی ادا کو قبول و پسند فرمایا اور حضرت اسماعیلؑ کی جگہ ایک دنبہ قربان کرنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ مسلمان جو حج کے لیے جمع ہوتے ہیں حضرت ابراہیمؑ کی قربانی کی یاد میں جانور قربان کرتے ہیں۔ اس یاد کو نہ صرف مکہ میں حج کے موقع پر بلکہ دنیا بھر میں جانور قربان کر کے تازہ کیا جاتا ہے۔ یہ نمازِ عید الفطر کی طرح ہی ادا کی جاتی ہے۔ نماز کے بعد امام اور مقتدی کم از کم تین بار بلند آواز میں مندرجہ ذیل تکبیرات کہتے ہیں۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

ترجمہ:۔ اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اور ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔

یہ تکبیرات 9 ذوالحج کی نماز فجر سے لے کر 13 ذوالحج کی نمازِ عصر تک فرض نماز کے بعد دھیمی آواز سے کہی جانی چاہئیں۔ عیدین کی نماز کا وقت قبل از دوپہر تک کا ہے۔ البتہ عید الاضحیہ کی نماز نسبتاً جلد ادا کی جاتی ہیں کیونکہ اس کے بعد قربانی کے جانور ذبح کرنے ہوتے ہیں اور آنحضرت ﷺ اس روز ناشتہ کے بغیر نماز عید کے لیے تشریف لے جایا کرتے تھے اور قربانی کے گوشت سے دن کے کھانے کا آغاز فرمایا کرتے تھے۔ عید کی نماز کے لیے اذان یا اقامت نہیں کہی جاتی۔ عید گاہ سے آتے جاتے تکبیرات کا ورد کرنا آنحضرت ﷺ کی مبارک سنت تھا۔ آنحضرت ﷺ کی سنت کی پیروی میں مسلمان بالعموم عید گاہ جاتے ہوئے ایک اور واپسی کے لیے دوسرا راستہ اختیار کرتے ہیں۔

تسبیحات

سلام کے بعد نماز ختم ہوجاتی ہے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد تھوڑی دیر کے لیے دعا اور ذکر میں مشغول رہنا موجب ثواب ہے۔ اس موقع کی چند مسنون دعائیں درج ذیل ہیں:۔

(ا) اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر۔

ترجمہ:۔ میں اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتا ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتا ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی قابل پرستش نہیں۔ وہ ایک ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اُس کا ملک ہے اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(ب) اَللّٰھُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامُ۔

ترجمہ:۔ اے میرے خدا! تُو سلامتی بھیجنے والا ہے اور تیری طرف سے ہی امن و سلامتی ملتی ہے تو برکتوں کا مالک ہے۔ اے جلال اور عزت والے بادشاہ۔

(ج) اَللّٰھُمَّ أَعِنِّی عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔ (ابوداؤد و نسائی)

اے میرے خُدا میری مدد کر کہ میں تجھے یاد کروں۔ تیرا شکر ادا کروں اور عمدگی کے ساتھ تیری عبادت بجالاؤں۔

(د) اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ ط

اے میرے خدا میری مدد کر کہ تیری طرف سے آیا ہوا رزقِ حلال میرے لیے کافی ہو تاکہ حرام روزی سے بچ جاؤں اور مجھے اپنے فضل سے اپنے سوا اوروں سے مستغنی کردے۔

روایات میں آتا ہے کہ بعض مواقع پر آنحضرت ﷺ اُن لوگوں کے لیے جنہوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں دعا کے لیے عرض کیا ہوتا، نماز کے بعد ہاتھ اٹھاکر بھی دعا مانگا کرتے تھے۔ تاہم حضرت عائشہؓ کی مذکورہ بالا روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کا یہ معمول نہ تھا لیکن حضور ﷺ کے اس استثنائی عمل کو غلطی سے روزمرہ کا عمل سمجھ کر مسلمانوں کے بعض فرقوں نے نماز کے بعد ہاتھ اٹھاکر دعا مانگنا آنحضرت ﷺ کی سُنت قرار دے دیا جبکہ احادیث سے اس بات کا واضح علم ہوتا ہے کہ یہ حضور ﷺ کی جاری سنت نہ تھی لہذا احمدی مسلمان اس بات کے قائل ہیں کہ نماز کے بعد ہاتھ اٹھاکر دعا مانگنا معمول نہ تھا بلکہ سنت تھی کہ آپ ﷺ نماز کے بعد خاموش رہ کر دعاؤں و تسبیحات میں مشغول ہوجاتے۔ بعض صحابہ کرام کی درخواست پر آنحضرت ﷺ نے انہیں خدا کی تسبیح و تحمید اور کبریائی کے بیان کے لیے مندرجہ ذیل درود بتلائے۔ مسلمانوں کے بعض فرقے ان تسبیحات کا ورد لازمی سمجھتے ہیں۔ وہ تسبیحات یہ ہیں۔ سبحان اللہ 33 بار، الحمدللہ 33 بار اور اللہ اکبر 34 بار۔

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 30/ مئی 2014ء میں بعض دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

''میں بعض دعاؤں کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں جو جماعت احمدیہ کی جوبلی کے لیے پہلے بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے بتائی تھیں۔ پھر بعد میں خلافت جوبلی کے لیے میں نے بتائی تھیں۔ ان کو بھولنا نہیں، نہ کم کرنا ہے، ان کو ہمیشہ کرتے رہنا چاہیے۔ مستقل اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا چاہیے۔''

(خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 30/ مئی 2014ء)

1۔ سورۃ فاتحہ: اس کو بہت زیادہ پڑھنا چاہیے

(بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ اَلرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ۔ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ)

2۔ درود شریف: اس کا بہت زیادہ ورد کریں

(اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔)

3۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہامی طور پر سکھائی جانے والی دعا:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ

ترجمہ: پاک ہے اللہ اپنی حمد کے ساتھ۔ پاک ہے اللہ جو بہت عظیم ہے۔ اے اللہ رحمتیں بھیج آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپؐ کی آل پر۔

4۔ ایمان کی مضبوطی اور نظام خلافت سے جڑے رہنے کے لئے دعا:

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا ہونے نہ دینا بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہے اور ہمیں اپنی جناب سے رحمت عطا کر یقیناً تو ہی

ہے بہت عطا کرنے والا ہے۔

5۔ رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔

6۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

ترجمہ نمبر1۔: اے اللہ! ہم تجھے ان کے سینوں میں ڈالتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں۔

ترجمہ نمبر2۔: اے اللہ! تو ہی ان پر ایسا وار کر جس سے ان کی زندگی کا سلسلہ منقطع ہو جائے اور ہم ان کی شرارتوں سے بچ جائیں۔

تو ہی ہے جو ان شریروں اور فساد پیدا کرنے والوں اور ظلم کرنے والوں کی طاقت توڑنے والا ہے۔ پس ان کا خاتمہ کر اور ہمیں ان کے شر سے اپنی پناہ میں لے لے

7۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ

(ترجمہ: میں بخشش مانگتا ہوں اللہ سے جو میرا رب ہے ہر گناہ سے اور میں جھکتا ہوں اسی کی طرف۔)

8۔ رَبِّ كُلُّ شَيْئٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ

(ترجمہ: اے میرے رب ہر چیز تیری خادم ہے۔ اے میرے رب پس تو میری حفاظت فرما اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔)

9۔ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمارے قصور یعنی کوتاہیاں اور ہمارے اعمال میں ہماری زیادتیاں ہمیں معاف کر اور ہمارے قدموں کو مضبوط کر اور کافر لوگوں کے خلاف ہماری مدد کر۔

10۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک الہامی دعا:

يَارَبِّ فَاسْمَعْ دُعَائِيْ وَمَزِّقْ اَعْدَائَكَ وَ اَعْدَائِيْ وَاَنْجِزْ وَعْدَكَ وَانْصُرْ عَبْدَكَ وَاَرِنَا اَيَّامَكَ وَشَهِّرْلَنَا حُسَامَكَ وَلَاتَذَرْمِنَ الْكَافِرِيْنَ شَرِيْرًا

ترجمہ: اے میرے رب! تو میری دعا سن اور اپنے دشمن اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور اپنا وعدہ پورا فرما اور اپنے بندے کی مدد فرما اور ہمیں اپنے دن دکھا اور ہمارے لئے اپنی تلوار سونت لے اور انکار کرنے والوں میں سے کسی شریر کو باقی نہ رکھ۔

مطالعہ کتب: ہستی باری تعالیٰ کے دس دلائل

کتاب: ”دس دلائل ہستی باری تعالیٰ“ (انوارالعلوم جلد 1 صفحہ 413 تا 431)

<u>نوٹ: امتحانی پرچہ: ”الف“ ہر سوال کا درست جواب تحریر کریں</u>

سوال نمبر۔1؛ مشرک اور دہریہ میں کیا فرق ہے۔

جواب؛ مشرک خدا کے وجود کا قائل ہے مگر دہریہ خدا کے وجود کا انکاری ہے۔(413)

سوال نمبر۔2؛ انسان مختلف چیزوں کو کن کن حواس سے پہچانتا ہے؟

جواب۔ 1۔دیکھ کر۔2۔چھوکر۔3۔سونگھ کر۔4۔سن کر۔5۔چکھ کر۔(ص 413)

سوال نمبر۔3؛ کوئی دو اشیاء کے نام بتائیں جو حواس خمسہ کے بغیر جانی پہچانی جاتی ہیں؟

جواب۔ 1۔عقل یا حافظہ 2۔قوت یا طاقت (ص 415)

سوال نمبر۔4؛ لطیف در لطیف اشیا کے وجود کا علم کس طرح حاصل ہوتا ہے؟

جواب۔ لطیف اشیاء کا وجود نظروں سے اوجھل ہوتا ہے اور ہمیشہ ان کے وجود کا پتہ ان کے اثرات سے لگایا جاتا ہے۔(ص 415)

سوال نمبر۔5؛ اگر کوئی خدا کو دیکھنے کا خواہش مند ہے تو وہ پوشیدہ خدا اس پر کس طرح ظاہر ہوتا ہے؟

جواب۔ قرآن شریف میں آتا ہے سورہ الانعام 104۔ یعنی اللہ تعالی کی ذات ایسی ہے کہ نظریں اس تک نہیں پہنچ سکتیں بلکہ وہ نظروں تک پہنچتا ہے(ص 415)

سوال نمبر۔6؛ خدا تعالیٰ اپنے وجود کا اظہار انسان پر کس طرح کرتا ہے؟

جواب۔ گو نظر انسانی اس کے دیکھنے سے قاصر ہے مگر وہ خود اپنا وجود اپنی لاانتہا قوتوں اور قدرتوں سے ظاہر کرتا ہے۔کبھی قہری نشانوں سے، کبھی انبیاء کے ذریعہ سے، کبھی آثار رحمت سے اور کبھی قبولیت دعا سے۔(ص 416)

سوال نمبر۔7؛ کیا اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب بھی ایک خدا کے قابل ہیں؟

جواب۔ جس قدر تاریخی مذاہب ہیں سب اللہ تعالی کے وجود پر متفق اللسان ہیں یعنی اسلام۔ مسیحیت۔ یہودیت۔ بدھ ازم۔ سکھ ازم۔ ہندوازم اور زرتشتی سب کے سب ایک خدا ایلوہیم۔ پرم ایشور۔ پرم اتما۔ ست گرو یا یزدان کے قائل ہی ہیں۔(ص 417)

سوال نمبر۔8؛ کیا وہ مذاہب جو دنیا سے مٹ چکے ہیں وہ بھی خدا کے قائل تھے؟

جواب۔ آثار قدیمہ سے پتہ چلتا ہے کہ سب کے سب ایک خدا کے قائل اور معتقد تھے۔اہل تاریخ کا اس امر پر اتفاق ہے کہ جس مسئلہ پر مختلف اقوام کے مورخ متفق ہو جائیں اس کی راستی میں شک نہیں کرتے۔پس جب اس مسئلہ پر ہزاروں لاکھوں قوموں نے اتفاق کیا ہے تو کیوں نہ یقین کیا جائے کہ کسی جلوہ کو دیکھ کر ہی سب دنیا اس خیال کی قائل ہوئی ہے۔(ص417)

سوال نمبر۔9؛ کیا ہستی باری تعالی کے بارے میں کیا ان لوگوں کی گواہی کو وقعت دی جائے گی جو نیک اور پاک لوگ اور خدا سے ہدایت یافتہ ہونگے یا خدا سے ناواقف، جھوٹے اور بد چلن ؟

جواب: سیدھی بات ہے کہ انہیں لوگوں کی بات کو وقعت دی جاوے گی جو اپنے چال چلن اور اپنے اعمال سے دنیا پر اپنی نیکی اور پاکیزگی اور گناہوں سے بچنا اور جھوٹ سے پرہیز کرنا ثابت کر چکے ہیں۔۔۔اور جنھوں نے اپنے اعمال سے دنیا پر اپنی راستی کا سکہ بٹھا دیا تھا وہ سب کے سب اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ ایک ایسی ہستی ہے جسے مختلف زبانوں میں اللہ یا گاڈ یا پر میشور کہا گیا ہے۔(ص418)

سوال نمبر۔10؛ جنہیں اپنی اپنی قوم نے امین اور صدیق کہا وہ سب یک زبان ہو کر خدا تعالی کے بارے میں کیا کہتے ہیں ؟

جواب۔ ایسے صادق ایسے قابل اعتبار یک زبان ہو کر کہہ رہے ہیں کہ ہم نے اللہ تعالی سے ملاقات کی اسکی آواز سنی اور اس کے جلوے کا مشاہدہ کیا تو ان کے قول کا انکار کرنے کی کسی کے پاس کیا وجہ ہے۔(ص419)

سوال نمبر۔11؛ انسانی فطرت کا خدا تعالیٰ کی ہستی سے کیا تعلق ہے ؟

جواب؛ انسان کی فطرت خود خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایک دلیل ہے کیونکہ بعض ایسے گناہ ہیں کہ جن کو فطرت انسانی قطعی طور پر ناپسند کرتی ہے ماں بہن اور لڑکی کے ساتھ زنا ہے، پاخانہ پیشاب اور اس قسم کی نجاستوں کے ساتھ تعلق ہے۔۔۔اگر کسی بالائی طاقت کا رعب اس کے دل پر نہیں تو وہ کیوں ان سے احتراز کرتا ہے۔۔۔وہ کونسی شریعت ہے جو اس کے جذبات پر حکومت کرتی ہے۔۔۔لیکن وہ اس کی بنائی ہوئی فطرت سے باہر نہیں نکل سکتا اور گناہوں سے اجتناب یا انکے اظہار سے اجتناب اس کے لیے ایک دلیل ہے کہ کسی بادشاہ کی جوابدہی کا خوف ہے جو اس کے دل پر طاری۔ہے۔(ص420)

سوال نمبر۔12؛ اللہ تعالیٰ نے ہر نفس میں کیا الہام کیا ہے ؟

جواب؛ اللہ تعالیٰ نے ہر نفس میں نیکی اور بدی کا الہام کر دیا ہے پس نیکی بدی کا احساس خود خدا کی زبر دست دلیل ہے اگر خدا نہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ایک چیز کو نیک اور ایک کو بد کہا جاوے جو دل میں آئے لوگ کیا کریں۔(ص421)

سوال نمبر۔13 ایک نطفہ سے بشر کی تخلیق کس طرح خدا کی خالقیت ظاہر کرتی ہے ؟

جواب؛ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس کی ابتدائی حالت کی طرف متوجہ کر کے فرمایا ہے کہ تمھاری پیدائش تو ایک نطفہ سے ہے اور تم

توجوں جوں پیچھے جاتے ہواور حقیر ہوتے جاتے ہو پھر تم کیونکر اپنے خالق ہوسکتے ہو جب خالق کے بغیر کوئی مخلوق ہو نہیں سکتی اور انسان اپنا آپ خالق نہیں ہے۔۔۔ تو ماننا پڑے گا کہ اس کا خالق کوئی اور ہے جس کی طاقتیں غیر محدود اور قدرتیں لاانتہاء ہیں۔(ص 421-422)

سوال نمبر۔14 اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات کو کیوں اپنی ہستی کیلیئے دلیل کے طور پر پیش کیا ہے ؟

جواب؛ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ تمام کائنات اتفاقاً پیدا ہوگئی اور اتفاقی طور پر مادہ کے ملنے سے یہ سب کچھ بن گیا اور سائنس سے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔۔۔۔۔ لیکن ان کا جواب اللہ تعالیٰ ان آیات مین دیتا ہے (الملک 5.2) کہ اتفاقی طور پر جڑنے والی چیزوں میں کبھی ایک سلسلہ اور انتظام نہیں ہوتا بلکہ بے جوڑ ہوتی ہے۔۔۔۔۔ کیا یہ انتظام کچھ کم تعجب انگیز ہے کہ زمین اور سورج میں چونکہ کشش رکھی ہے اس لیے ان کو ایک دوسرے سے اتنی دور رکھا کہ آپس میں ٹکرا نہ جائیں کیا یہ باتیں اس بات پر دلالت نہیں کرتی کہ ان سب چیزوں کا خالق جو نہ صرف علیم ہے بلکہ غیر محدود علم والا ہے۔(ص 423-424)

سوال نمبر۔15؛ کائنات کے انتظام اور سلطنتوں کے انتظام میں کیا فرق ہے ؟

جواب؛ سلطنتوں میں ہزاروں مدبر انکی درستی کیلیئے رات دن لگے رہتے ہیں لیکن پھر بھی دیکھتے ہیں کہ ان سے ایسی ایسی غلطیاں سرزد ہوتی ہیں کہ جن سے سلطنتوں کو خطرناک نقصان پہنچ جاتا ہے بلکہ بعض اوقات بالکل تباہ ہوجاتی ہیں۔۔۔ لیکن سچی بات یہی ہے کہ اس کائنات کا ایک خالق ہے جو بڑے وسیع عالم کا مالک اور عزیز ہے اور اگر یہ نہ ہوتا تو یہ انتظام نظر نہ آتا۔ ہر ایک چیز اپنا مفوضہ کام کر رہی ہے اور ایک دم کے لیے سست نہیں ہوئی۔(ص 424-425)

سوال نمبر۔16؛ خدا تعالیٰ کے منکر ہمیشہ کیوں ذلیل و خوار ہوتے ہیں ؟

جواب؛ اللہ اپنے ماننے والوں کو ہمیشہ فتوحات دیتا ہے اور وہ اپنے مخالفوں پر غالب رہتے ہیں اگر کوئی خدا نہیں تو یہ نصرت اور تائید کہاں سے آتی ہے چنانچہ فرعون کا واقعہ ایک بین دلیل ہے کہ کس طرح خدا کے منکر ذلیل و خوار ہوتے رہتے ہیں۔(ص 425)

سوال نمبر۔17؛ اللہ تعالیٰ کی ذات پر حقیقی ایمان لانے والے ہمیشہ کیوں کامیاب ہوتے ہیں ؟

جواب؛ خدا تعالیٰ کی ہستی کے منوانے والے ہر ملک میں پیدا ہوئے ہیں اور جس قدر ان کی مخالفت ہوئی ہے اتنی اور کسی کی نہیں۔ رامچندر کو بن باس دینے والوں نے کیا سکھ پایا؟ فرعون۔۔۔ نے موسیٰؑ جیسے بے کس انسان کی مخالفت کی مگر کیا موسیٰؑ کا کچھ بگاڑ سکا؟ وہ غرق ہوگیا اور موسیٰؑ بادشاہ ہوگئے۔ ہمارے آقا بھی سب سے زیادہ اس پاک ذات کا نام پھیلانے والے تھے ' ان کی سات قوموں نے مخالفت کی اپنے پرائے سب دشمن ہوگئے مگر کیا پھر آپ کے ہاتھ پر دنیا کے خزانے فتح نہیں ہوئے ؟ اگر خدا نہیں تو یہ تائید کس نے کی ؟۔۔۔ مگر جو کوئی خدا کے نام کو بلند کرنے والا اٹھا وہ معزز و ممتاز ہی ہوا۔(ص 425-426)

سوال نمبر۔18؛ دعا کی قبولیت کس طرح ہستی باری تعالیٰ کے ثبوت کی دلیل ہے ؟

جواب؛ جب کوئی انسان گھبرا کر اس سے دعا کرتا ہے تو وہ اسے قبول کرتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے۔ ترجمہ؛یعنی جب میرے بندے میری نسبت سوال کریں تو انہیں کہہ دو کہ میں ہوں اور پھر قریب ہوں پکارنے والے کی دعا کو سنتا ہوں جب وہ مجھے پکارے ۔(البقرہ 187)۔چنانچہ ہمارے آقا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعودؑ نے ثبوت باری تعالیٰ کی دلیل میں یہ پیش کیا تھا کہ چند بیمار جو خطرناک طور پر بیمار ہوں۔۔۔ بانٹ لیے جائیں اور ایک گروہ کا ڈاکٹر علاج کریں اور ایک طرف میں اپنے حصہ والوں کیلئے دعا کروں گا پھر دیکھو کہ کس کے بیمار اچھے ہوتے ہیں چنانچہ ایک سگ گزیدہ جسے دیوانگی ہوگئی تھی اور جس کے علاج سے کسولی کے ڈاکٹروں نے قطعًا انکار کر دیا تھا۔۔۔ اس کیلئے آپؑ نے دعا کیا اور وہ اچھا ہو گیا حالانکہ دیوانے کتے کے کٹے ہوئے دیوانہ ہو کر کبھی اچھے نہیں ہوتے پس دعاؤں کی قبولیت اس بات کا ثبوت ہے کہ کوئی ایسی ہستی موجود ہے جو انہیں قبول کرتی ہے۔(ص426-427)۔

سوال نمبر۔19؛ الہام کس طرح وجود باری تعالیٰ کو ثابت کرنے کے لئے بطور دلیل کام کرتا ہے ؟

جواب؛ ہر زمانہ میں اللہ تعالیٰ ایک بڑی تعداد کے ساتھ ہم کلام ہوتا رہتا ہے۔۔۔اور یہ نہ صرف انبیاء اور رسولوں کے ساتھ ہم کلام ہوتا ہے بلکہ اولیاء سے بھی باتیں کرتا ہے اور بعض دفعہ اپنے کسی غریب بندہ پر بھی رحم کر کے اس کی تشفی کیلئے کلام کرتا ہے چنانچہ اس عاجز سے بھی اس نے کلام کیا اور اپنے وجود کو دلائل سے ثابت کیا پھر یہی نہیں بعض دفعہ نہایت گندے اور بدباطن آدمیوں سے بھی ان پر حجت قائم کرنے کیلئے بول لیتا ہے اور اس بات کا ثبوت کہ وہ کسی زبردست ہستی کی طرف سے ہیں۔(ص427)

سوال نمبر۔20؛ قرآن کریم کی وہ آیت تحریر کریں جو ہر ایک نزاع کے فیصلہ کیلئے مفید ہے ؟

جواب؛ دسویں دلیل جو ہر ایک فیصلہ کے لیے قرآن شریف نے بیان فرمائی ہے اس آیت سے نکلتی ہے کہ " وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت:70)یعنی جو لوگ ہمارے متعلق کوشش کرتے ہیں ہم ان کو اپنی راہ دکھاتے ہیں۔وہ شخص جو خدا تعالیٰ کا منکر ہو اسے تو ضرور خیال کر لینا چاہیے کہ اگر خدا ہے تو اس کے لئے بہت مشکل ہوگی پس اس خیال سے اگر سچائی کے دریافت کرنے کی اس کے دل میں تڑپ ہو تو اسے چاہیے کہ گڑگڑا کر اور بہت زور لگا کر وہ اس رنگ میں دعا کرے کہ اے خدا اگر تو ہے اور جس طرح تیرے ماننے والے کہتے ہیں تو غیر محدود طاقتوں والا ہے تو مجھ پر رحم کر اور مجھے اپنی طرف ہدایت کر اور میرے دل میں بھی یقین اور ایمان ڈال دے تاکہ میں محروم نہ رہ جاؤں اگر اس طرح سچے دل سے کوئی شخص دعا کرے گا اور کم سے کم چالیس دن تک اس پر عمل کرے گا تو خواہ اس کی پیدائش کسی مذہب میں ہوئی ہو اور وہ کسی ملک کا باشندہ ہو رب العالمین اس کو ضرور ہدایت کرے گا اور وہ جلد دیکھ لے گا کہ اللہ تعالیٰ ایسے رنگ میں اس پر اپنا وجود ثابت کر دے گا کہ اس کے دل سے شک وشبہ کی نجاست بالکل دور ہو جائے گی۔(ص430-431)

امتحانی پرچہ

کتاب: "دس دلائل ہستی باری تعالیٰ" (انوار العلوم جلد 1 صفحہ۔413۔تا۔431)

نوٹ: امتحانی پرچہ: "ب" درست جواب پر نشان لگائیں

سوال نمبر۔1 عقائد وایمانیات پر مادی دنیا نے سب سے بڑا اعتراض کس مسئلہ پر کیا ہے۔(ص 413)

(1) انکار رسول (2) انکار ذات باری تعالیٰ (3) انکار کتاب اللہ

سوال نمبر۔2 سب سے پہلا علم انسان کو اس دنیا میں آتے وقت کس چیز سے ہوتا ہے۔(ص 416)

(1) آنکھ سے (2) کان سے (3) ناک سے

سوال نمبر۔3 حقیقت میں۔۔۔۔۔۔مذاہب دنیا اس بات پر متفق ہیں کہ کوئی ہستی ہے جس نے کل جہاں کو پیدا کیا۔(ص 417)

(1) چند ایک (2) کل (3) اسلامی

سوال نمبر۔4 فلاسفر لوگوں کو راستی کی تعلیم دیتے ہیں مگر خود۔۔۔۔۔۔۔۔سے پرہیز نہیں کرتے۔(ص 419)

(1) نفرت (2) جھوٹ (3) سچ

سوال نمبر۔5 پس خدا کے دیکھنے والوں کی گواہی اس کے۔۔۔۔۔۔۔پر بہر حال حجت ہوگی۔ص 420

(1) ماننے والوں (2) منکروں (3) دشمنوں

سوال نمبر۔6 جیسا کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ نہ خدا ہے نہ جزا سزا ہے ایسا نہیں بلکہ ہم ان امور کی شہادت کے لیئے۔۔۔۔چیزیں پیش کرتے ہیں۔(ص 420-421)

(1) ہزاروں (2) دو (3) سینکڑوں

سوال نمبر۔7 اگر جنگل میں اونٹ کی۔۔۔۔۔۔پڑی ہوئی ہو تو میں دیکھ کر بتا دیتا ہوں کہ یہاں سے کوئی اونٹ گزرا ہے۔(ص۔422)

(1) مہار (2) مینگنی (3) پاؤں کی نشانیاں

سوال نمبر۔8 پھر کیونکر تصور کیا جاتا ہے کہ ایسی۔۔۔۔۔دنیا خود بخود اور یونہی پیدا ہوگئی۔(ص 423)

(1) منتشر (2) منظم (3) وسعتوں والی

سوال نمبر۔9 جہاں انسان میں ترقی کرنے کے۔۔۔۔ہیں وہاں اس کو اپنے خیالات کو عملی صورت میں لانے کے لیے عقل دی گئی ہے۔(ص 423)

(1) اعضاء (2) قویٰ (3) اسباب

سوال نمبر۔10 اگر ایک طرف اتفاق نے کان پیدا کر دیئے تھے تو یہ کونسی طاقت تھی جس نے دوسری طرف ۔۔۔۔۔بھی پیدا کر دی۔ (ص424)

(1) سماعت (2) آواز (3) ہوا

سوال نمبر۔11 دہریوں کا اتفاق بھی عجیب ہے کہ جن چیزوں کیلیئے موت تجویز کی ان کے ساتھ ۔۔۔۔۔ کا سلسلہ بھی قائم کر دیا۔(ص424)

(1) حیات (2) توالد (3) نشو نما

سوال نمبر۔12 اس کے قوائد ایسے منضبط ہیں کہ ان میں کچھ اختلاف نہیں اور نہ کچھ کمی ہے مجھے تو اپنی ۔۔۔۔۔بھی اس کی ہستی کا ایک ثبوت معلوم ہوتی ہیں۔(ص424) (1) آنکھیں (2) انگلیاں (3) روح

سوال نمبر۔13 لیکن اگر اس دنیا کا کاروبار صرف ۔۔۔۔۔ پر ہے تو تعجب ہے کہ ہزاروں دانا دماغ تو غلطی کرتے ہیں لیکن یہ اتفاق تو غلطی نہیں کرتا۔(ص424) (1) انتظام (2) اتفاق (3) ارادہ

سوال نمبر۔14 جب حضرت موسیٰؑ نے اسے اطاعتِ الٰہی کی نسبت کہا تو اس نے ۔۔۔۔۔سے جواب دیا۔(ص425)

(1) غرور (2) تکبر (3) نخوت

سوال نمبر۔15 حقیقی ایمان رکھنے والے ہمیشہ کامیاب ہوتے ہیں اور باوجود لوگوں کی مخالفت کے ان پر کوئی۔۔۔۔۔نہیں آتی۔(ص425)

(1) مشکل (2) مصیبت (3) آنچ

سوال نمبر۔16 جب کوئی انسان گھبرا کر اس کے حضور دعا کرتا ہے تو وہ اسے قبول کرتا ہے اور یہ بات کسی خاص ۔۔۔کے متعلق نہیں۔ (ص426)

(1) وقت (2) زمانہ (3) صدی

سوال نمبر۔17 دعا کی قبولیت اپنے ساتھ ۔۔۔۔۔رکھتی ہے۔(ص426)

(1) شواہد (2) نشان (3) آثار

سوال نمبر۔18 بعض دفعہ ان میں غیب کی خبریں ہوتی ہیں جو اپنے وقت پر پوری ہو کر بتا دیتی ہیں کہ یہ انسانی ۔۔۔۔۔ کا کام نہ تھا۔(ص427)

(1) تدبیر (2) دماغ (3) خیال

سوال نمبر۔19 پھر اسلام تو ایسا مذہب ہے کہ ہر صدی میں اس کے ماننے والوں میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہتے ہیں جو۔۔۔۔۔۔ سے سرفراز ہوتے رہتے ہیں۔(ص428)

(1) حکمت و دانائی (2) الہام الٰہیٰ (3) شرف مکالمہ مخاطبہ

سوال نمبر۔20 وہ شخص جو خدا کا منکر ہوا سے توضرور خیال کرلینا چاہیے کہ اگر۔۔۔۔۔۔۔ہے تو اس کے لیے بہت مشکل ہوگی۔(ص430)

(1) خدا کا شریک (2) خدا (3) دہریت

القصیدہ فی مدح خاتم النبین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

۴۴-فَاقَ الْوَرٰى بِكَمَالِهٖ وَجَمَالِهٖ وَجَلَالِهٖ وَجَنَانِهِ الرَّيَّانِ

آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ساری خلقت سے اپنے کمال اور اپنے جمال اور اور اپنے جلال اور اپنے شاداب دل کے ساتھ فوقیت لے گئے ہیں

۴۵- لَاشَكَّ اَنَّ مُحَمَّدًا خَيْرُ الْوَرٰى رِيْقُ الْكِرَامِ وَنُخْبَةُ الْاَعْيَانِ

بے شک محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم خیر الوریٰ، معززین میں سے برگزیدہ اور سرداروں میں سے منتخب وجود ہیں

۴۶- تَمَّتْ عَلَيْهِ صِفَاتُ كُلِّ مَزِيَّةٍ خُتِمَتْ بِهٖ نَعْمَاءُ كُلِّ زَمَانِ

ہر قسم کی فضلیت کی صفات آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم پر کمال کو پہنچ گئیں اور ہر زمانہ کی نعمتیں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم پر ختم ہوگئیں ہیں

۴۷- وَاللّٰهِ اِنَّ مُحَمَّدًا كَرِدَافَةٍ وَبِهِ الْوُصُولُ بِسُدَّةِ السُّلْطَانِ

بخدا! بے شک محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم (خدا کے) نائب کے طور پر ہیں اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ہی کے ذریعہ دربارِ شاہی میں رسائی ہوسکتی ہے

۴۸- هُوَفَخْرُ كُلِّ مُطَهَّرٍ وَّمُقَدَّسٍ وَبِهٖ يُبَاهِيَ الْعَسْكَرُ الرُّوْحَانِيْ

آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ہر ایک مطّہر اور مقدّس کا فخر ہیں اور روحانی لشکر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم پر ہی ناز کرتا ہے

1-درِ ثمین از حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خُدا کے پاک لوگوں کو خُدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو ایک عالم دکھاتی ہے

وہ بنتی ہے ہوا اور ہر خسِ رہ کو اُڑاتی ہے
وہ ہو جاتی ہے آگ اور ہر مخالف کو جلاتی ہے

کبھی وہ خاک ہوکر دشمنوں کے سر پہ پڑتی ہے
کبھی ہوکر وہ پانی ان پہ ایک طوفان لاتی ہے

غرض رُکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خَلق کی کچھ پیش جاتی ہے

★ ★ ★

اِک نہ اِک دن پیش ہو گا تو فنا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کُچھ قضا کے سامنے

چھوڑنی ہو گی تجھے دُنیائے فانی ایک دن
ہر کوئی مجبُور ہے حکمِ خُدا کے سامنے

مستقل رہنا ہے لازم اَے بشر تجھ کو سَدا
رنج و غم یاس و اَلم فکرو بلا کے سامنے

بارگاہِ ایزدی سے تُو نہ یُوں مایُوس ہو
مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے

حاجتیں پُوری کریں گے کیا تری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

چاہیئے تجھ کو مٹانا قلب سے نقشِ دُوئی
سر جُھکا بس مالکِ ارض و سما کے سامنے

2-کلامِ محمود از حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اپنے کرم سے بخش دے میرے خدا مجھے
بیمارِ عشق ہوں ترا دے تُو شفا مجھے

جب تک کہ دم میں دم ہے اسی دین پر رہُوں
اسلام پر ہی آئے جب آئے قضا مجھے

بے کس نواز ذات ہے تیری ہی اے خدا
آتا نظر نہیں کوئی تیرے سوا مجھے

موسیٰؑ کے ساتھ تیری رہیں لَن ترَانیاں
زنہار میں نہ مانوں گا چہرہ دکھا مجھے

سجدہ کُناں ہوں دَر پہ ترے اے مرے خدا
اُٹھوں گا جب اٹھائیگی یاں سے قضا مجھے

★ ★ ★

کرو جان قُرباں راہِ خُدا میں | بڑھاؤ قدم تم طریقِ وفا میں
فرشتوں سے مل کر اُڑو تُم ہَوا میں | مہک جائے خوشبوئے ایماں فضا میں
ہے قرآن میں جو سُرور اورلذت | نہ ہے مثنوی میں نہ بانگِ درا میں
خدا کی نظر میں رہے تُو ہمیشہ | ہو مشغول دل تیرا ذِکر خُدا میں
تجھے غیر کے غم میں مرنے کی عادت | مہارت ہے غیروں کو جورو جفا میں
مساواتِ اسلام قائم کرو تم | رہے فرق باقی نہ شاہ و گدا میں

3-کلامِ طاہراز حضرت مرزاطاہراحمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

اِک رات مفاسد کی وہ تیرہ و تارآئی | جو نور کی ہر مشعل ظلمات پہ وارآئی
تاریکی پہ تاریکی ، گمراہی پہ گمراہی | ابلیس نے کی اپنے لشکر کی صف آرائی
طوفان مفاسد میں غرق ہوگئے بحر و بر | ایرانی و فارانی ۔رومی و بخارائی
بن بیٹھے خدا بندے ۔دیکھا نہ مقام اُس کا | طاغوت کے چیلوں نے ہتھیالیا نام اُس کا
تب عرشِ مُعلّٰی سے اِک نور کا تخت اُترا | اِک فوج فرشتوں کی ہمراہ سوار آئی
اِک ساعتِ نورانی، خورشید سے روشن تر | پہلو میں لئے جَلوے بےحدّوشمار آئی
کافور ہوا باطِل،سب ظُلم ہوئے زائل | اُس شمس نے دِکھلائی جب شانِ خود آرائی
اِبلیس ہُوا غارت، چوپٹ ہوا کام اُس کا | تَوحید کی یُورش نے دَر چھوڑا نہ بَام اُس کا

4-دُرِعدن از حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ

سیّدا! ہے آپ کوشوقِ لقائے قادیاں | ہجر میں خوں بار ہیں یاں چشم ہائے قادیاں
سب تڑپتے ہیں کہاں ہے زینتِ قادیاں | رونقِ بستانِ احمد دل ربائے قادیاں
جان پڑ جاتی تھی جن سے وہ قدم ملتے نہیں | قالب بے روح سے ہیں کوچہ ہائے قادیاں
فرقتِ مہ میں ستارے ماند کیسے پڑ گئے | ہے نرالا رنگ میں اپنے سماء قادیاں
ہو وفا کو ناز جس پر جب ملے ایسا مُطاع | کیوں نہ ہو مشہور عالم پھر وفائے قادیاں
مانگتے ہیں سب دعا ہو کر سراپا آرزو | جلد شاہِ قا دیاں تشریف لائے قادیاں

5-بخارِ دل از حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب

کیا فائدہ علاج کا بعد از فنا مجھے
اے کاش !دردِ دل کی ملے اب دوا مجھے

اہلِ جفا کے ظلم سے اتنا ہوا ہوں تنگ
دوزخ کا اس جہان پر دھوکا ہوا مجھے

عِصیاں کی مَے کو پی کے ہوئی کیا نہ بے خودی
بھو لا ہے کہہ کے یار سے قولِ بلیٰ مجھے

لے چل صبا ! تو دوست کے در پر کہ کر دیا
اس آسیائے چرخ نے اب سرمہ سا مجھے

وہ کون ہے ؟ احمد مختار کا حبیب
آتا ہے نام لینے میں جس کے مزا مجھے

ہے تُجھ سے آشنا کی الٰہی دُعا یہی
جو راہ تجھے پسند ہے اُس پر چلا مجھے

جماعت میں نمازوں، دعاؤں، تعلق باللہ کو قائم رکھنا انصار اللہ کا کام ہے

حضرت مرزابشیرالدین محمود احمد، المصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ انصاراللہ کی ذمہ داریوں کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ

”۔۔۔اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جماعت کی دماغی نمائندگی انصاراللہ کرتے ہیں اور اس کے دل اور ہاتھوں کی نمائندگی خدام الاحمدیہ کرتے ہیں۔ جب کسی قوم کے دماغ، دل اور ہاتھ ٹھیک ہوں تو وہ قوم بھی ٹھیک ہوجاتی ہے۔ پس میں پہلے تو انصاراللہ کو توجہ دلاتا ہوں کہ ان میں سے بہت سے وہ ہیں جو یا صحابی ہیں یا کسی صحابی کے بیٹے ہیں یا کسی صحابی کے شاگرد ہیں، اس لیے جماعت میں نمازوں، دعاؤں اور تعلق باللہ کو قائم رکھنا ان کا کام ہے۔ ان کو تہجد، ذکرِالٰہی اور مساجد کی آبادی میں اتنا حصہ لینا چاہیئے کہ نوجوان ان کو دیکھ کر خود ہی ان باتوں کی طرف مائل ہوجائیں۔ اصل میں تو جوانی کی عمر ہی وہ زمانہ ہے، جس میں تہجد، دعا اور ذکرِالٰہی کی طاقت بھی ہوتی ہے اور مزہ بھی ہوتا ہے۔ لیکن عام طور پر جوانی کے زمانہ میں موت اور عاقبت کا خیال کم ہوتا ہے۔ اس وجہ سے نوجوان غافل ہوتے ہیں لیکن اگر نوجوانی میں کسی کو یہ توفیق مل جائے تو وہ بہت ہی مبارک وجود ہوتا ہے۔۔۔۔“

(سبیل الرّشاد، جلد اول، صفحہ 191)

قواعد و ضوابط برائے علمی مقابلہ جات

(علمی مقابلہ جات، نصاب میں دیئے گئے مضامین ہی کے مطابق ہوں گے)

قرآنِ کریم:۔ مقابلہ حُسنِ قرأت، مقابلہ حفظِ قرآن، نصاب میں دئے گئے مقررہ حِصہ کے مطابق ہو گا۔

قصیدہ:۔ مقابلہ قصیدہ کے لئے نصاب میں شامل اشعار زبانی، درست تلفظ اور ترنّم کے ساتھ سُنے جائیں گے ہر ایک سال کے لئے پانچ پانچ اشعار مقرر ہیں۔

نظم: مقابلہ نظم کسی بھی نظم کے تین اشعار ترنّم و الفاظ کی درست ادائیگی کے ساتھ سُنے جائیں گے۔ صرف پہلا شعر دُہرایا جا سکتا ہے باقی اشعار ایک ہی دفعہ پڑھنے ہوں گے۔

تقریری مقابلہ جات:۔ یہ مقابلہ جات اُردو، بنگلہ، فرنچ اور فلیمش زبانوں میں ہوں گے۔

تقریر:۔ مقابلہ تقریر کا دورانیہ چار 4 منٹ ہو گا۔ مقابلہ میں تقریر دیکھ کر یا زبانی بھی کی جا سکتی ہے۔

تقریر فی البدیہہ:۔ اس مقابلہ میں تقریر کا درانیہ 2 منٹ ہو گا۔

عناوین تقریری مقابلہ 2022ء:۔ (1) ثابت کریں کہ آئندہ دنیا کا مذہب صرف اسلام احمدیت ہی ہو گا۔ (2) آپ کس طرح اسلام کی زندہ اور مؤثر آواز بن سکتے ہیں۔ (3) اصحاب رسول کی اپنے نبی کریم ﷺ سے عشق و وفا کی داستان۔ (4) ایک مومن آزمائش میں کیا کرتا ہے؟ (5) قرآن اپنے فضائل و برکات میں کس طرح یکتا ہے۔ (6) خلیفہ خدا بناتا ہے۔ (7) انوارِ خلافت۔ (8) برکاتِ خلافت۔

بیت بازی: نیشنل اجتماع پر علمی مقابلہ جات میں وہی لوگ حصہ لے سکیں گے جن کے نام سالانہ اجتماع سے کم از کم 2 ہفتہ قبل مرکز میں بھجوا دیئے جائیں گے۔

عنوان مقالہ نویسی 2022ء:۔ ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے

نوٹ:۔ مضمون کم و بیش تین ہزار (3000) الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیے اور سالانہ اجتماع سے کم از کم ایک ماہ قبل مرکز میں پہنچنا ضروری ہے۔

☆☆☆